

اس دلدلی زمین میں کیا ہے؟

لورنڈا کیز لوئگ



پروپوس گہری اور مضبوط جڑوں والا درخت ہے۔ جب یہ درخت دوبارہ اگیں گے تو کچھ وقت بعد ہی ان کی لکڑیاں گاؤں والوں کو اپنی طرف متوجہ کریں گی۔ تو پھر کیا ہو؟ وہ کہتی ہیں کہ یہ ان لوگوں کے لیے چیلنج ہے جو ہندوستان کے قومی پارکوں اور حیاتیاتی تکثیریت کے وسائل کی حفاظت کے ذمہ دار ہیں۔ گاؤں والوں کو اس وقت جھاڑ جھکاڑ کی صفائی کے لیے محتاطنہ دیا جاسکتا ہے۔ لیکن وہ یہ بھی کہتی ہیں کہ دلدلوں کا تحفظ ان لوگوں کے اپنے مفاد میں بھی ہے۔ دلدل صرف پانی، جانور اور چھوٹے بیڑ پودے، جن کا استعمال خوراک اور پناہ گاہ کے طور پر ہوتا ہے، ہی فراہم نہیں کرتے بلکہ دلدلی مٹی میں موجود نایب آلودگی پھیلانے والی اشیاء کی صفائی اور زمین کو زرخیز بنانے رکھنے میں مددگار ہوتے ہیں۔

میدلٹن کہتی ہیں ”پھر بھی دلدلی زمینوں کا بنیادی مسئلہ جارح جھاڑیاں نہیں بلکہ آبی تبدیلیاں ہیں۔“ وہ کہتی ہیں کہ بھرت پور جیسی گرم اور خشک دلدل کے لیے ضروری ہے کہ وہ خود بخود آب میں ہونے والی تبدیلیوں سے مطابقت پیدا کرے۔ لیکن جب پانی کا استعمال بڑے پیمانے پر دیگر مقاصد کے لیے ہونے لگتا ہے تو پھر ماحولیات کا بہت زیادہ انحصار بارش پر ہو جاتا ہے۔ کئی برسوں کی خشک سالی کے بعد اس سال بارش ہوئی ہے۔ یہ ایک اہم وجہ تھی جس کی بنا پر کیولا دیونچر لسٹس ایسوسی ایشن اس بات کی خواہش تھی کہ میڈلٹن واپس لوٹیں اور وہ ان سے یہ معلومات حاصل کریں کہ کون سے بیڑ پودے اب بھی باقی ہیں اور کہاں ہیں۔ ان میں سے بہت سے بیڑ پودے خشک ایام میں بھی باقی رہنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔“ اس لیے میں نے اپنے پرانے نوٹس تلاش کیے اور پھر ہم ایک کے بعد ایک بلاک ہوتے ہوئے پورے علاقے میں گئے اور یہ جاننے کی کوشش کی کہ پیلکس کس جگہ پر کچھ مخصوص بیڑ پودے ہیں ملے تھے۔“

اور؟ ”ہم نے ’منفو انڈس انڈیکا‘ کو پایا۔ یہ پانی کا اسٹوفلیک (ایک قسم کی جھاڑی جس میں برف کے گالوں جیسے پھول لگتے ہیں) کہلاتا ہے۔ لیکن یہ ایک ننھے سے نیلوفر جیسا دکھائی دیتا تھا۔ یہ ایک حوصلہ افزا بات تھی کیوں کہ میں اسے حیاتیاتی تکثیریت کے ایک اشاریے کے طور پر دیکھتی ہوں۔ یہ ان پودوں میں سے ایک ہے جو ہمیشہ سے ذرا کمیا رہے ہیں۔ جب مقامی لوگ جو اسے دیکھنے کے عادی رہے ہیں، وہ یہ کہنے لگیں کہ اب ہم اسے نہیں دیکھ رہے ہیں، ہم پارک کے اندر بیڑ پودوں میں تبدیلیاں دیکھ رہے ہیں، کیا کوئی آکر یہ سمجھنے میں ہماری مدد کر سکتا ہے کہ کیا ہو رہا ہے؟ تو پھر یہ توچ طلب معاملہ بن جاتا ہے۔“

بیٹھ میڈلٹن، کیولا دیو میں چٹائی بنانے میں کام آنے والی میٹ سیج دیکھتے ہوئے۔

تک کی بجز زمین میں آگتا ہے۔ میڈلٹن کہتی ہیں کہ ۱۹۸۰ کی دہائی میں جب میں وہاں تھی تو یہ بیڑ سادنا (جہاں خال خال بیڑ پودے ہوں) علاقوں کے بڑے حصے پر پھیل گئے تھے، اور یہ اس قدر گھنے پھیلے ہوئے تھے کہ میں کبھی بھی ان کے اندر تک نہیں گئی۔ ان میں داخل ہونا تقریباً ناممکن تھا۔

لیکن انہیں معلوم ہوا کہ گاؤں کے لوگ جلانے یا فروخت کرنے کے لیے مفت

ان میں بہت سی بوٹیاں خشک موسم میں بچے رہنے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔



کیولا دیو نیشنل پارک کے ایک تالاب میں پایا جانے والا منفو انڈس انڈیکا یا واٹر اسنو فلیک۔

لکڑی کے بدلے اب ان بیڑوں کو صاف کر رہے ہیں۔ جس بیڑ پر مجھے بہت زیادہ تعجب ہوا وہ یہ کہ جب میں مین گیٹ سے داخل ہو کر مرکز سے نیچے کی جانب تھورے سے فاصلے تک گئی تو میں نے کہا ”یہ مندر کہاں سے آگیا؟ کیا یہاں پر حال کے دنوں میں کوئی نیا مندر تعمیر ہوا ہے؟“ لوگوں نے مجھے بتایا کہ مندر بہت پہلے سے یہاں موجود تھا لیکن میں اور بہت سارے ہندوستانی بھی کبھی اسے نہ جان سکے۔ اب وہاں ایک مکمل طور پر صاف ستھرا راستہ تھا جو پروپوس کے درمیان سے ہو کر مندر تک جاتا تھا۔ اب جہاں تک سادنا کا معاملہ ہے تو پروپوس کی صفائی کے بعد پتہ چلا کہ اس گھٹی جھاڑی کے نیچے دیگر مقامی جھاڑیاں اور پودے بھی ہیں جو فوراً ہی تیزی کے ساتھ گئے گئے ہیں۔ ان میں پھول اور پھل لگنے لگے، کچھ گھاسیں جو اب بھی وہاں رہ گئی تھیں، انہیں بڑھنے کے لیے نفاذ فراہم کی گئی ہے۔“

۲۲ برس کا عرصہ گزر چکا جب دلدلی زمینوں کی ایک امریکی ماہر بیٹھ میڈلٹن، بھرت پور، راجستھان میں واقع کیولا دیو نیشنل پارک میں تحقیق کر رہی تھیں وہاں انہوں نے اپنی بی ایچ۔ ڈی کے مقالے کی تحقیق میں چار سال گزارے۔ گذشتہ اپریل میں وہ کیولا دیو نیچر لسٹس ایسوسی ایشن اور ٹورزم اینڈ واٹکنگ ایسوسی ایشن آف انڈیا کے رشتاء کے ساتھ وہاں واپس لوٹیں۔ انہیں ڈرتھا کہ کئی سالوں کی خشک سالی حیاتیاتی تکثیریت کے خسارے کا سبب بنی ہوگی۔

انہوں نے دو چیزیں دریافت کیں جو اس بات کی غماز ہیں کہ قرب و جوار میں رہنے والے لوگوں کی مدد اور تعاون سے جو انہیں استعمال کرتے ہیں ہندوستانی دلدلوں کو محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔ یہاں تک کہ انتہائی حساس مقامی پودے بھی سخت حالات کا مقابلہ کر سکتے ہیں اور زندہ رہ سکتے ہیں۔ میڈلٹن کہتی ہیں کہ مختصر دورے اور مشاہدے نتائج اخذ کرنے کے لیے کافی نہیں ہیں۔ بلکہ مزید گہرائی اور یکاڑ رکھنے کی ضرورت ہے یہ جاننے کے لیے کہ کیولا دیو اور دیگر ہندوستانی دلدلوں کو پانی کی فراہمی میں ہونے والی تبدیلیوں سے آیا ان پر ایسے اثرات تو نہیں پڑ رہے ہیں جنہیں پھر بدلانا جاسکے۔ مگر اپنی دو اتفاق دریافتوں سے وہ قدرے پر امید ہیں: ایک مندر اور ایک نیا خاصا پھول۔

میڈلٹن ایک فل براؤٹ اسکالر کے طور پر ۱۹۹۱ میں اس وقت کے اتر پردیش میں واقع جی پی پنت یونیورسٹی میں ماحولیات کے مطالعے کے لیے ہندوستان آئی تھیں لیکن ۱۹۸۷ کے بعد سے انہوں نے کیولا دیو کا سفر نہیں کیا تھا۔ اپریل میں انہوں نے یہاں کافی تبدیلیاں دیکھیں، ان میں سے کچھ تحقیقی معنوں میں مثبت تھیں۔ مثال کے طور پر ڈبلیو ڈبلیو ایف نے اردگرد کے گاؤں میں رہنے والے لوگوں کو اس کام پر لگایا ہے کہ وہ پروپوس یا میسکو ائٹ کے نام سے موسوم ایک جارح قسم کے درخت یا جھاڑی سے پارک کو صاف کریں گے، یہ ایک سخت سننے والا شکر پیدا کرنے والا بیڑ ہے جو میکسیکو سے لے کر جنوبی امریکہ

مزید معلومات کے لئے:

- واٹر اسنو فلیک
- <http://plants.usda.gov/java/profile?symbol=NVIN>
- یو ایس انڈیا ایجوکیشنل فاؤنڈیشن
- <http://www.usief.org.in/>
- کیولا دیو نیشنل پارک
- <http://whc.unesco.org/en/list/340>